حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولیٰ کی دھوم
(از: امام احمد رضا)
دم میں جب تک دم ہے، ذکر اُن کا سُناتے جائینگے
(از: امام احمد رضا)
مسلکِ شافعی
اور
میلادِ نبویؐ
مُصنف
مولانا محمد عاقب شافعی رضوی
www.Markazahlesunnat.com
مرکز اہلسنّت برکاتِ رضا
امام احمد رضا روڈ،
میمن واڑہ، پوربند (گجرات)

خوشخبری

مسلک اہلسنت و جماعت کے عقائد و نظریات۔۔۔

بد مذہبوں کے باطلہ عقائد اور ان کے رد۔۔۔

اہلسنت پر کیئے جانے والے اعتراضات کے جوابات پر مشتمل

کتب و رسائل، آڈیو ویڈیو بیانات اور والپیپر حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

https://t.me/tehqiqat

از قلم

مولانا محمد عاقب شافعی رضوی

ناشر

مرکز اہل سنت برکات رضا

امام احمد رضا روڈ، میمن واڑ، پور بندر۔ گجرات

نام کتاب	:	مسلکِ شافعی اور میلادِ نبوی ﷺ
تصنیف	:	مولانا محمد عاقب کھربے شافعی رضوی
سنِ اشاعت	:	۱۴۲۵ھ / ۲۰۰۴ء
تعداد	:	ایک ہزار (۱۰۰۰)
باہتمام	:	علامہ عبدالستار ہمدانی ''مصروفؔ'' برکاتی، نوری
ناشر	:	مرکز اہل سنت برکات رضا، پور بندر۔ گجرات

ملنے کے پتے

(۱) مرکز اہل سنت برکات رضا، امام احمد رضا روڈ، پور بندر۔ گجرات

(۲) فاروقیہ بک ڈپو، مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی۔

(۳) کتب خانہ امجدیہ، مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی

تقریظ جلیل

از

نواسۂ صدر الشریعہ حضرت حافظ وقاری
مفتی محمود اختر القادری صاحب قبلہ (بمبئی)

نحمده و نصلی ونسلم علیٰ حبیبه الکریم

عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر خوشیاں منانا بے اصل اور بلا دلیل نہیں ہے بلکہ نصوصِ قرآنیہ سے ثابت ہے، اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے، قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا۔ ترجمہ: ''یعنی اللہ کے فضل اور اس کی رحمت پر خوب خوشیاں مناؤ۔'' نیز ارشاد ہوا، وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔ ترجمہ: ''اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔'' رسول اکرم، نور مجسم، سرکار دو عالم ﷺ سے بڑھ کر اللہ کا فضل، اس کی رحمت اور اس کی نعمت کیا ہو سکتی ہے کہ وہ سراپا رحمت، ان کے رب نے انہیں رحمۃ للعالمین بنایا، وہ اللہ کا فضل واحسان کہ ان کی تشریف آوری کو ان کے رب نے لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا۔ (بے شک اللہ نے ایمان والوں پر احسان فرمایا کہ ان میں اپنا رسول مبعوث فرمایا) سے بیان فرمایا، تو عید میلاد پر ہم اللہ تعالیٰ کی اسی عظیم نعمت کا چرچا کرتے ہیں اور اللہ کے اسی فضل واحسان اور رحمت کی تشریف آوری پر ہم خوشیاں مناتے ہیں، جشن برپا کرتے ہیں اور اللہ عزوجل کے فرمان وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ (انہیں اللہ کے دنوں کی یاد دلاؤ) پر عمل کرتے ہیں کہ جب یومِ نزول مائدہ اگلے پچھلے لوگوں کے لئے عید اور ایام اللہ سے ہے تو جس دن ساری کائنات کے مالک و مختار، باعثِ تخلیقِ کائنات اس خاکدان گیتی پر جلوہ افروز ہوئے، وہ دن ضرور عید کا دن اور ایام اللہ سے ہے، اور ایام اللہ کو یاد دلانے کا حکم خود خالق کائنات نے دیا۔ لہذا عید میلاد النبی ﷺ منانا دراصل ربِ قدیر کے ان ارشادات جلیلہ پر عمل کرنا ہے۔

جہاں محبوبانِ خدا کی تعظیم وتوقیر کا معاملہ ہوتا ہے مخالفین و معاندین ''بدعت، بدعت'' کی رٹ لگانے لگتے ہیں، عید میلاد النبی ﷺ کے مبارک موقع پر خوشیاں منانا، چراغاں کرنا، گلی کوچے سجانا، محفلیں منعقد کرنا، جلوس نکالنا بھی تعظیم وتوقیر کے قبیل سے ہے۔ لہذا منکرین اسے بھی بدعت سیئہ قرار دیتے ہیں کہ عہد رسالت میں یا زمانۂ صحابہ میں یہ طریقہ رائج نہیں تھا۔ اگر قرون اولی میں کسی امر کا نہ ہونا ہی بدعت سیئہ کی دلیل ہے تو پھر مساجد میں نقش ونگار کا کرنا، گنبد و مینار کا بنوانا، میناروں پر لائٹنگ کرنا، قرآن حکیم کا تیس پاروں میں منقسم کرنا، احادیث کریمہ کو کتابی شکل میں جمع کرنا، حدیث کی قسمیں بیان کرنا وغیرہ وغیرہ تمام بدعات سیئہ ہیں کہ قرون اولی میں یہ چیزیں نہیں تھیں اور مخالفین بھی ان امور کے قائل ہیں لہذا وہ بھی بدعتی ٹھہرے۔

قرون اولی میں کسی امر کا نہ ہونا بدعت (سیئہ) ہونے کے لئے کافی نہیں ورنہ حدیث شریف کی مخالفت لازم آئے گی کیوں کہ حدیث شریف میں ہے: مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مَنْ بَعْدَهٗ

مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ۔

ترجمہ: ”جوکوئی اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے اسے اس کا ثواب ہے اور جو لوگ اس کے بعد اس پر عمل کریں گے ان کا بھی ثواب ہے ان کے ثواب میں بغیر کسی نقصان کے، اور جو شخص اسلام میں برا طریقہ جاری کرے اس پر اس کا گناہ ہے اور ان لوگوں کا بھی گناہ اس پر ہے جو لوگ اس پر عمل کریں گے ان کے گناہ میں کسی کمی کے بغیر۔“ (مشکوٰۃ، باب العلم)

اس حدیث شریف سے بالکل واضح ہے کہ اسلام میں کسی کار خیر کا ایجاد کرنا ثواب کا باعث ہے اور برے کام کا جاری کرنا گناہ کا موجب ہے۔ عید میلاد کے موقع پر جشن منانا، جلسہ وجلوس کرنا، چراغاں کرنا، گلی کوچے آراستہ کرنا، مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً پر عمل کرنا ہے کہ یہ سب تعظیم وتوقیر کے قبیل سے ہے۔ اب ان امور کا وہی انکار کرے گا اور انہیں بدعت سیئہ کہے گا، جو اس حدیث سے جاہل ہے یا اس کا سینہ بغض وکینہ اور دشمنیٔ رسول ﷺ سے بھرا ہوگا۔

زیر نظر رسالہ میں عزیزم مولوی محمد عاقب کھربے شافعی رضوی سَلَّمَهُ زِيْدَ مَجْدُهُ نے بڑی عرق ریزی اور محنت وجانفشانی سے عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر خوشیاں منانے، محفلیں منعقد کرنے، چراغاں کرنے اور صلاۃ وسلام مع قیام کے اثبات واستحسان پر شافعی ائمہ کرام وعلماء عظام علیہم الرحمۃ الرضوان کی مستند ومعتبر کتابوں اور فتاویٰ کی عبارتیں پیش کیں اور یہ واضح کردیا کہ اس امر میں مذاہب اربعہ حقہ کے ائمہ وعلماء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں، یہ مخالفین کا سفسطہ اور دھوکہ ہے کہ عید میلاد النبی ﷺ منانا صرف حنفیوں کی ایجاد ہے۔

عزیز موصوف نے بڑے اچھے انداز میں مخالفین کے اعتراض کہ ”عید میلاد النبی ﷺ و دیگر معمولات اہلسنت مولانا احمد رضا خان بریلوی (علیہ الرحمۃ) کے گھر کی ایجاد واختراع ہے“ کا دنداں شکن جواب دیا اور کتب معتبرہ کے حوالے سے ثابت کیا کہ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز سے صدیوں پہلے کے ائمہ کرام اور مرجع فتاویٰ علماء عظام کے عقائد و معمولات بھی یہی تھے، بس اعلیٰ حضرت نے انہیں معتقدات ومعمولات کو مزید مدلّل ومُبرہن فرما کر ہمارے سامنے پیش فرمادیا ہے۔

ربّ قدیر اپنے حبیب ﷺ کے صدقہ میں عزیز موصوف کی اس کاوش کو قبول فرمائے، اسے مقبولِ اَنام کرے اور اس سے مسلمانوں کو استفادہ کی توفیقِ رفیق عطا فرمائے۔ (آمین بجاہ النبی سید المرسلین علیہ الصلاۃ والتسلیم)

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولیٰ کی دھوم
مثلِ فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

فقط والسلام
محمود اختر القادری عفی عنہ
خادم الافتاء رضوی امجدی دارالافتاء
بمبئی
۱۱؍صفر المظفر ۱۴۲۵ھ

تقریظ دل پذیر

از: مناظر اہل سنت علامہ عبدالستار ہمدانی صاحب قبلہ

نحمده و نصلي و نسلم علی و رسوله و نبيه و حبيبه الكريم

اس مخلوق پر اللہ تعالیٰ کے بے شمار احسانات ہیں۔اوران میں سب سے بڑا احسان دین اسلام اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات ہے۔آپ کی بعثت کریمہ سارے انعامات واکرامات میں افضل ترین ہے۔اور انعام واحسان پر خوشیاں منانا، جلسہ وجلوس کرنا، رب کریم کے عطا کردہ انعام کا گن گانا۔ بلاشبہ قرآن پر عمل ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل واحسان اور انعام واکرام کے حصول پر مسرت وشادمانی اور فرحت وسرور کے اظہار کا حکم فرماتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۔ (سورۂ یونس، آیت نمبر ۵۸)

تم فرماؤ (اے نبی) اللہ کے فضل اوراسی کی رحمت اوراسی پر چاہیئے کہ خوشی کریں، وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔ (کنزالایمان)

نبی کریم ﷺ کی آمد مومنین پر وہ احسان عظیم ہے کہ جس کو خود خالق کائنات نے بیان فرمایا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۔ (سورۂ آل عمران، آیت نمبر ۱۶۴)

بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔ (کنزالایمان)

اس انعام کی خصوصی شان یہ ہے کہ دیگر انعامات اپنوں اور بیگانوں، خاص اور عام، مومن وکافر سب کے لئے ہیں۔اور اِس لطف وکرم سے صرف اہل ایمان کو سرفراز فرمایا گیا ہے۔ اسی لئے آپ کی ولادت مبارک پر خوشیاں اور مسرتیں صرف مومنوں، مسلمانوں کو ہی ہوتی ہیں۔ دشمنوں اور مخالفوں کو نہیں ہوتی۔ بلکہ صدمہ اور رنج ہوتا ہے۔تبھی تو بجائے خوشی کے میلاد مبارک پر انگشت نمائی اور نکتہ چینیاں کرتے نظر آتے ہیں۔اور کیوں نہ ہو کہ شیطان لعین ابلیس کو بھی میلاد مبارک کے دن صدمہ ہوا تھا۔

فرزندان توحید ہر زمانے میں اپنے رب کریم کی اس نعمت عظمیٰ اور احسانات کبریٰ پر اپنے جذبات تشکر وامتنان کا اظہار کرتے آئے ہیں۔عالم اسلام

کے ہر شہر وقریہ میں عید میلا النبی ﷺ منانے کا اہتمام کیا جاتا ہے، ان راتوں اور دنوں میں ذکر ونعت کی محافل منعقد کی جاتی ہیں۔ جن میں رب تبارک وتعالیٰ کی شان کبریائی اور اس کے محبوب مکرم ﷺ کی شان رفعت ودلربائی کے تذکرے جھوم جھوم کر کئے جاتے ہیں۔۔ علماء وفضلاء اور خطباء وشعراء نبی کریم ﷺ کی صورت و سیرت، فضائل وکمالات خصائص محامد کے بیان اور حمد ونعت کے پر کیف نغموں سے اپنے قلوب کو منور کرتے ہیں۔ صلاۃ وسلام کی روح پرور صداؤں سے ساری فضا معطر ومنور ہو جاتی ہے۔ اہل خیر کھانے پکا پکا کر غرباء ومساکین میں تقسیم کرتے ہیں۔ صدقات وخیرات سے ضرورت مندوں کی جھولیاں بھری جاتی ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے گلشن اسلام میں ایک نئی بہار ونشاط آ گئی ہے۔

مذہب اسلام میں جو تقاریب ہیں وہ ہر حیثیت سے بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔ ہر تقاریب میں ماضی کے زبردست حوادث اور اکابر کے عظیم الشان کارنامے مخفی ہیں، مثلاً عید الاضحیٰ کے مبارک دن میں جانور ذبح کرنا دراصل حضرت ابراہیم واسماعیل علیہما الصلوۃ والسلام کے واقعات وحالات اور جذبات ایثار وقربانی کو تازہ کرتا ہے۔ ان تقاریب کو قائم رکھنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ جن پاکیزہ ہستیوں نے اس دنیا میں تشریف لا کر ظلم وستم کو مٹا کر عدل وانصاف قائم کیا اور اللہ کی راہ میں بے مثال قربانیاں دیکر اپنے اعمال وکردار کا بہترین نمونہ پیش کر کے، حق وصدقت کے پرچم کو بلند کر کے میدان عمل میں آئے اور آ کر ارباب باطل کو ہمیشہ کیلئے ختم کر دیا ان کی یاد کو ہمیشہ باقی رکھا جائے، تا کہ ان کی یاد

کے ساتھ ساتھ ان کے اعمال حسنہ اور ان کے عظیم الشان کارناموں کی یاد بھی تازہ ہوتی رہے۔ اور مسلمانوں کے عمل میں تیزی، جذبات میں فرحت، معلومات میں وسعت، خیالات میں رفعت پیدا ہوتی رہے۔ اور مسلمان اپنی کھوئی ہوئی عظمت کے حاصل کرنے کیلئے تیار ومستعد رہے اور اپنے اخلاق وکردار کو اپنے اسلاف کے سانچے میں ڈھال سکے۔

جو خوش بخت اس نعمت کی قدر وقیمت سے آگاہ ہیں وہ تا ابد اپنی فہم اور استعداد کے مطابق اپنے رؤف ورحیم پروردگار کا شکر ادا کرتے رہیں گے۔

مگر افسوس صد افسوس کہ دورہ حاضر کے بعض کم پڑھے لکھے، ناخواندہ اور جاہل جو علامہ وفہامہ جیسے القابات سے ملقب ہیں، اور اہل حدیث وتبلیغی جماعت کے مبلغین کی حیثیت سے فرزندان اسلام کو دعوت تبلیغ دیتے پھرتے ہیں، مسلمانوں کے ان اظہار تشکر ومسرت کو دیکھ کر غیظ وغضب سے بے قابو ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ان شکر گزار بندوں پر طعن وتشنع کے تیروں کی موسلا دھار بارش شروع کر دیتے ہیں۔

الحاصل ......! قرآنی آیات، نبوی ارشادات، اعمال صحابہ، اقوال بزرگاں، تحریرات علمائے متقدمین اور کتب سلف وصالحین سے ثابت ہے کہ اس مبارک دن میں خوشیاں منانا، جلسہ وجلوس نکالنا، گھروں میں چراغاں کرنا، شیرینی باٹنا، وغیرہا امور باعث اجر وثواب ہے۔ جسے بدعت وحرام اور شرک کہنا شریعت مطہرہ پر افتراء ہے۔

آج یہ کہنا کہ جشن عید میلاد منانا صرف اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت امام احمد رضا کا اپنا اختراع ہے ۔ بالکل غلط ہے، جبکہ بے شمار ائمہ متقدمین نے میلاد مبارک کے موضوع پر نادر زمن اور آیات واحادیث سے مدلل و مبرہن کتب تصنیف فرمائیں اور مسئلہ میلاد کو بالکل واشگاف فرمادیا۔ ہاں......!! مجدد دین وملت امام اہل سنت مولانا الشاہ امام احمد رضا نے اس وقت اپنا قلم اٹھایا جس وقت وہابی، تبلیغی، اہلحدیث اور دیگر فرق باطلہ کے لوگوں نے میلاد کو ناجائز و حرام اور شرک و بدعت کہا، دیوانگان مصطفیٰ کے دلوں کو گھائل کیا، علمائے متقدمین اور سلف وصالحین کے اعمال کو بے بنیاد کہا، تو اس وقت امام اہل سنت نے متعدد کتابیں اس قوم کو عطا فرمائی۔ ہر ایک دلائل و براہین سے مدلل و مبرہن ہے۔ ان میں چند کے اسمائے گرامی ذیل میں درج ہیں۔

(۱) الإقامة القيامة على طاعن القيام لبنى التهامة

(۲) الجزاء المهيا لغلمة كنهيا

(۳) النعيم المقيم فى فرحة مولد النبى الكريم

(۴) إشاقة الكلام فى حواشى اذاقة أنام

(۵) الميلاد النبوية فى الالفاظ الرضويه

(۶) الموهبة الجديدة فى وجود الحبيب بمواضع عديدة

(۷) النذير الهائل لكل جلف جاهل

اس موضوع پر عزیزم مولانا عاقب شافعی سلمہ الباری نے بھی زیر نظر کتاب میں بہت خوب لکھا ہے اور بزرگوں کے سنتوں پر عمل کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ کتاب کو دیکھنے کے بعد، دل کی اتھاہ گہرائی سے بے شمار دعائیں نکلیں، خدائے تعالیٰ ان کے علم وعمل میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائیں۔

عزیزم مولانا عاقب سلمہ الباری سے دارالعلوم امام احمد رضا کوکن میں چند ملاقاتیں ہوئی، دینی وملی اور اصلاحی جذبات دیکھ کر بے پناہ مسرت ہوئی، لکھنے پڑھنے کا کافی شوق وذوق ہے، اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کی تصنیفات سے کافی دلچسپی ہے۔ اسی لئے کتاب پر مشتمل حوالہ جات بھی انہوں نے اعلیٰ حضرت کے ماٰخذ ومراجع ہی کو اپنایا ہے۔

کتاب اپنی نوعیت کے اعتبار سے بہت ہی کارگر اور مفید ہے، جس سے عوام وخواص سبھی فائدہ حاصل کرسکتے ہیں۔ سلمہ کی اس کاوش کو مولیٰ تعالیٰ شرف قبولیت سے نوازے، اور ان کی عمر میں، علم میں، عمل میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے، اور دشمنوں کے شر اور حاسدوں کے حسد سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین۔ بجاہ حبیبہ الکریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم۔

دعا گو

خانقاہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ اور
خانقاہ رضویہ نوریہ بریلی شریف
کا ادنیٰ سوالی

عبدالستار ہمدانی "مصروف" برکاتی نوری

مورخہ: ۲۰ رصفر المظفر ۱۴۲۵ھ
مطابق: ۱۱راپریل ۲۰۰۴ء

نحمده و نصلی ونسلم علیٰ رسو له الکریم واله الکرام اجمعین

آج پوری دنیا میں مسلمانوں کی اکثریت کا یہ معمول ہے کہ ہر سال ربیع الاوّل کی بارہویں تاریخ کو اپنے نبی جناب محمدُ رّسولُ اللہ ﷺ کی پیدائش کی یاد مناتے ہیں، قرآن خوانی، ذکر الٰہی، نعت خوانی اور درود پاک وغیرہ کی محفلیں منعقد کرتے ہیں، آپ ﷺ کی سیرت پاک بیان کی جاتی ہے، جگہ جگہ روشنی اور سجاوٹ وغیرہ کا اہتمام ہوتا ہے۔

اس زمانے میں میلاد النبی ﷺ منانے کے سلسلے میں شدید اختلاف پایا جاتا ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ میلاد کی محفلیں منعقد کرنا، شب میلاد جاگ کر عبادت میں گذارنا، نیاز کا اہتمام کرنا، چراغاں کرنا وغیرہ تمام چیزیں ناجائز و حرام، بدعت بلکہ شرک ہیں، لوگوں کو ان بری رسومات سے روکا جائے، جیسا کہ یہی عقیدہ دیوبندیوں اور تبلیغی جماعت والوں (جو دیوبندی عقائد کی ماننے والی جماعت ہے) کا ہے چنانچہ دیوبندیوں کی مشہور و مستند کتاب 'براہین قاطعہ' میں ہے ''یہ ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثل ہنود کے کہ سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں یا مثل روافض کے کہ نقل شہادت اہل بیت ہر سال مناتے ہیں''۔

(حوالہ:۔ براہین قاطعہ، صفحہ ۱۵۲، مطبوعہ: کتب خانہ امدادیہ، دیوبند، یوپی۔)

مذکورہ بالا عبارت سے دیوبندی اور تبلیغی جماعت کا یہ عقیدہ سامنے آتا ہے کہ ان کے نزدیک میلاد النبی ﷺ منانا ایسا ہے جیسے ہندوؤں کا ہر سال ان کے

کنہیّا کا جنم دن منانا یا جیسے شیعوں کا ماہ محرم میں ماتم وغیرہ خرافات کرنا جو سراسر گمراہی ہے۔

ان کے علاوہ غیر مقلدین جو اپنے کو 'اہلحدیث' کہلاتے ہیں، اس مسئلہ میں دیوبندیوں کا سا عقیدہ رکھتے ہیں، بلکہ میلاد النبی ﷺ منانے کی مخالفت میں دیوبندیوں سے بھی چار قدم آگے ہیں، اور یہ ساری باتیں کسی پر پوشیدہ نہیں۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسے اختلافات کے دور میں سادہ لوح مسلمان کس کی سنیں؟ کہاں جائیں؟ اور کیا کریں؟

تو مسلمانو!! گھبرانے کی ضرورت نہیں، اللہ کا قرآن جو آج بھی ہمارا راہ نما ہے اور صبح قیامت تک ہمارے لیے سامان ہدایت ہے، اس کی ایک ایک آیت ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ چنانچہ سورۂ فاتحہ شریف میں ہے۔

"اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ، صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ"

ترجمہ: ''اے اللہ! ہمیں سیدھا راستہ چلا، راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا۔'' (کنز الایمان)

اور ظاہر ہے کہ اللہ جَلَّ شَانُهٗ کا انعام خاص انبیاء کرام، صحابۂ کرام، ائمۂ مجتہدینِ عظام و جملہ اولیاء و محدثینِ ذوی الاحترام پر ہوا جیسا کہ خود قرآنِ مجید میں ہے۔

"اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيۡقِيۡنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيۡنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيۡقًا" (سورۂ نساء، آیت نمبر ۶۹)

ترجمہ: ''جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء وصدیقین وشہدا اور نیک لوگ اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔'' (کنزالایمان)

الحمدللہ! ہم امام الائمہ، ناصر الحدیث، محمد ابن ادریس شافعی مُطّلبی عربی رحمۃ اللہ علیہ اوران کے مسلک کے ماننے والے ہیں اور ہمارے مسلک شافعی میں جتنے علماء، محدثین، فقہاء اور اولیاء گذرے ہیں ہم انہیں کے راستے پر ہیں، آج سے پچاس سال قبل ہمارے خطہ کوکن میں وہابی، تبلیغی اور نام نہاد اہلحدیث وغیرہ نئے فرقوں کو کوئی جانتا بھی نہیں تھا، سب ایک ہی پلیٹ فارم پر تھے۔ سب کا مسلک، عقیدہ اور راستہ ایک ہی تھا، وہی راستہ جو ہمارے علماء شافعیہ اور امام شافعی علیہم الرحمۃ کا راستہ ہے، میلاد النبی ﷺ کے مسئلہ میں بھی ہمارے شوافع علماء کا جو عقیدہ تھا بیشک وہی عقیدہ ہمارا بھی ہونا چاہیئے۔

تو آیئے! ہم شوافع علماء کی کتابوں کی روشنی میں معلوم کریں کہ ان کا میلاد النبی ﷺ سے متعلق کیا عقیدہ ہے، تا کہ ہم آج کل کے نئے اختلافات میں نہ پڑتے ہوئے ہمارے شوافع علماء کے عقائد کو اپنائیں اور صراط مستقیم پر قائم رہیں۔

خیال رہے کہ چاروں مسلک کے ائمہ وعلماء کا اختلاف صرف فروعی مسائل میں ہے، رہا عقیدہ تو چاروں مسلک کے ائمہ وعلماء سب کا عقیدہ ایک ہی ہے، وہی عقیدہ جو رسول اللہ ﷺ اور صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ کا ہے۔

مناسب ہوگا کہ سب سے پہلے یہ معلوم کیا جائے کہ 'عید' کا لُغت میں کیا معنی ہے، تو اس سلسلے میں ایک جلیل القدر شافعی مفسر ومحدث امام ابومحمد حسین ابن مسعود فراء بغوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۵۱۶ھ کی مشہور کتاب ''معالم التنزیل'' کا مطالعہ کیا گیا تو ہمیں یہ عبارت ملی۔

"اَلْعِیْدُ : یَوْمُ السُّرُوْرِ وَسُمِّیَ بِہٖ لِلْعَوْدِمِنَ التَّرْحِ اِلٰی الْفَرْحِ وَ ھُوَاسْمٌ لِمَااعْتَدْتَہُ وَ یَعُوْدُ اِلَیْکَ وَ سُمِّیَ یَوْمُ الْفِطْرِ وَالْاَضْحیٰ عِیْداً لِاَنَّھُمَا یَعُوْدَانِ فِیْ کُلِّ سَنَۃٍ"

ترجمہ: ''عید خوشی کا دن ہے اور عید کا نام عید غم سے خوشی کی طرف لوٹنے کی وجہ سے رکھا گیا اور عید ہر اس خوشی کی چیز کو کہتے ہیں جو مقرر کی گئی ہو اور تیری طرف بار بار لوٹے اور فطر واضحیٰ کے دنوں کو بھی عید اسی لئے کہا گیا کہ یہ دونوں ہر سال لوٹتے ہیں۔ (حوالہ: تفسیر معالم التنزیل (تفسیر البغوی)، جلد دوم، صفحہ ۶۸، مطبوعہ: دارالفکر، بیروت، لبنان۔)

مذکورہ عبارت سے پتہ چلا کہ جو خوشی کا دن بار بار ایک مقررہ وقت کے بعد ہمیں نصیب ہوا سے ''عید'' کہتے ہیں، عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کو ان کے ہر سال آنے کی وجہ سے ''عید'' کہا گیا، اسی طرح جمعہ کے دن کو ہفتہ کی عید کہتے ہیں اس لئے کہ یہ مومنوں کے لئے خوشی کا دن ہے اور بار بار یعنی ہر ہفتہ آتا ہے۔

میلاد النبی ﷺ کا دن بھی بار بار یعنی ہر سال آتا ہے اور چونکہ اس دن ہمارے نبی کریم ﷺ دنیا میں تشریف لائے، آپ ﷺ کے ذریعے اللہ تبارک و

تعالی نے ہمیں اسلام وایمان کی دولت سے نوازا۔آپ ﷺ نہ آتے تو نہ معلوم آج ہم گمراہی کے کس اندھیرے غار میں پڑے رہتے اور نہ جانے بربریت کے کس جنگل میں بھٹک رہے ہوتے ، پیارے نبی ﷺ نے ہمیں انسانیت کا سلیقہ سکھایا،'انسان' انسان ہوتے ہوئے بھی جانوروں سے بدتر ہو گیا تھا رسول اللہ ﷺ نے اسے صحیح انسان بنایا،جہنم سے بچایا، جنت کی راہ پر گامزن کیا اور انسان کا رتبہ اوجِ ثریا سے بھی بلند فرمایا۔

اِک عرب نے آدمی کا بول بالا کردیا
خاک کے ذروں کو ہم دوشِ ثریا کردیا

آپ ﷺ ہی کے ذریعے ہمیں صحیح زندگی گذارنے کا شعور اور علم وعرفان ملا،قرآن ملا بلکہ خدائے رحیم ورحمٰن ملا،غرض کہ سب کچھ ملا،اس طرح آپ ﷺ ہمارے لئے سب سے بڑی نعمت ٹھہرے،حدیث شریف میں آیا کہ حضور ﷺ اللہ کی نعمت ہیں۔(بخاری شریف،جلد دوم،صفحہ ۵۶۶،مطبوعہ:فاروقیہ بکڈ پو،مٹیا محل ،دہلی،انڈیا۔)

اور سب سے زیادہ خوشی سب سے بڑی نعمت کے ملنے پر ہوتی ہے،لہذا حضور ﷺ کی پیدائش کا دن ہمارے لئے سب سے بڑی خوشی کا دن ہوا اور یہ دن بار بار یعنی ہر سال آتا ہے،تو کیا میلاد کے دن کو''عید'' کہا جاسکتا ہے؟ حالانکہ امام بغوی شافعی علیہ الرحمۃ کی مذکورہ بالاتحریر سے یہی پتہ چلتا ہے کہ میلادالنبی ﷺ کا دن بھی حقیقی معنی میں عید کہلانے کا مستحق ہے۔

اس پر بھی علماء شافعیہ کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ کی طرف رجوع کیا گیا تو ہمیں فقیہِ شافعی ،شارح بخاری ،محدّثِ زمانہ ،حضرت علامہ امام احمد بن محمد خطیب قسطلانی مصری شافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ المتوفی ۹۲۳ھ کی ایک عبارت ملی،آپ اپنی کتاب میں رقمطراز ہیں :

"فَرَحِمَ اللّٰہُ امْرَأً اِتَّخَذَ لَیَالِیَ شَھْرِ مَوْلَدِہٖ الْمُبَارَکِ اَعْیَادًا"

ترجمہ: "اللہ تعالی اس بندے پر رحمتیں نازل فرمائے جو حضور ﷺ کی میلاد کی مبارک راتوں کو خوشی ومسرت کی عیدیں بنائے"۔

(حوالہ:اَلْمَوَاھِبُ اللَّدُنِّیَۃِ بِالْمِنْحِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ ،جلداول صفحہ۱۴۸،مطبوعہ:مرکز اہلسنت برکات رضا، پور بندر، گجرات،انڈیا۔)

شافعی المسلک محدث امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مذکورہ حوالہ سے ثابت ہوا کہ میلادالنبی ﷺ کے دن کو بھی عید کہنا جائز ہے۔

ماہ ربیع الاول کی بارہویں تاریخ کو ہمارے رسول ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی اور یہی زیادہ صحیح ہے،اسی لئے بارہ تاریخ کی شب مبارک کو محفلِ میلاد کا بالخصوص اہتمام کیا جاتا ہے،جیسا کہ تاریخ وسیاست کے اہل تحقیق فقیہ شافعی امام ابوالحسین علی ابن محمد ماوردی شافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ المتوفی ۴۵۰ھ تحریر فرماتے ہیں۔

"وُلِدَ ﷺ بَعْدَ خَمْسِیْنَ یَوْماً مِنَ الْفِیْلِ وَبَعْدَ مَوْتِ اَبِیْہِ فِیْ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ اَلثَّانِیْ عَشَرَ مِنْ شَھْرِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ"

ترجمہ: رسول ﷺ واقعۂ فیل کے پچاس دن کے بعد اور اپنے والد کی وفات کے بعد ربیع الاول کے مہینے میں بارہویں تاریخ کو پیدا ہوئے۔

(حوالہ: اعلام النبوۃ، صفحہ ۲۷۰، مطبوعہ: دار الکتاب العربی، بیروت، لبنان۔)

ان کے علاوہ امت کے اکثر علماء ومؤرخین کے نزدیک بارہ تاریخ ہی ولادت شریف کی صحیح تاریخ ہے، ہم نے کتابوں میں پایا اور آج ہمارا مشاہدہ بھی ہے کہ شروع زمانہ سے آج تک تمام عالم میں مسلمان بارہویں تاریخ ہی کو 'یوم ولادت' مناتے ہیں، اسی لئے آج شام، مصر، سوڈان، یمن وغیرھا اسلامی ممالک میں حکومت کی جانب سے ولادت نبوی ﷺ کی خوشی میں بارہویں ربیع الاول کو تعطیل ہوتی ہے، خود ہمارے ملک ہندوستان کی حکومت نے مسلمانوں کو ان کے پیغمبر ﷺ کی ولادت کی یاد اور خوشی منانے کے لئے ربیع الاول کی بارہویں تاریخ کو چھٹی مقرر کی ہے۔

مگر اب بھی سوال باقی ہے کہ آیا عید میلاد النبی ﷺ منانا جائز ومستحب ہے یا ناجائز وحرام اور بدعت وشرک ہے؟

اس کا جواب شوافع علماء وائمہ کثرھم اللہ کی کتابوں میں تلاش کیا گیا تو نویں صدی ہجری کے مجدد، اپنے وقت کے علم حدیث کے امام اور اپنے زمانہ کے فقہ شافعی کے سب سے بڑے عالم بلکہ اپنے زمانہ میں تمام اولیاء کے سردار یعنی حضرت علامہ امام ابوالفضل عبدالرحمٰن جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۹۱۱ھ کا ایک فتوی نظر سے گذرا، ذیل میں اس فتوی کو مع ترجمہ وحوالہ نقل

کیا جاتا ہے۔

"سُئِلَ عَنْ عَمَلِ الْمَوْلَدِ النَّبَوِیِّ (ﷺ) فِیْ شَهْرِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ مَاحُكْمُهُ مِنْ حَیْثُ الشَّرْعِ؟ وَهَلْ هُوَ مَحْمُوْدٌ اَوْمَذْمُوْمٌ؟ وَهَلْ یُثَابُ فَاعِلُهُ اَوْلَا؟

ترجمہ: ربیع الاول کے مہینے میں میلاد النبی ﷺ کے منانے کے بارے میں پوچھا گیا کہ شریعتِ اسلامی میں اس کا کیا حکم ہے، آیا میلاد منانا قابل تعریف ہے یا مذموم؟ اور میلاد منانے والے کو ثواب ملے گا یا نہیں؟

اس سوال کا جواب یعنی علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کا فتوی ملاحظہ کرنے سے پہلے آپ اس بات کا خیال رکھیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۹۱۱ھ میں ہوا اور بریلی کے مولانا احمد رضا خان علیہ الرحمۃ کی پیدائش ۱۲۷۲ھ میں ہوئی یعنی امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کے وصال کے ٹھیک تین سو اکسٹھ ۳۶۱ سال بعد مولانا احمد رضا خان علیہ الرحمۃ بریلی میں پیدا ہوئے، اب علامہ امام سیوطی شافعی علیہ الرحمۃ کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔

"اَلْجَوَابُ : عِنْدِیْ اَنَّ اَصْلَ عَمَلِ الْمَوْلَدِ الَّذِیْ هُوَ اجْتِمَاعُ النَّاسِ وَقِرَاءَةُ مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَرِوَایَةُ الْاَخْبَارِ الْوَارِدَةِ فِیْ مَبْدَاءِ اَمْرِ النَّبِیِّ ﷺ وَمَا وَقَعَ فِیْ مَوْلِدِهٖ مِنَ الْاٰیَاتِ، ثُمَّ یُمَدُّلَهُمْ سِمَاطٌ یَاْكُلُوْنَهٗ وَیَنْصَرِفُوْنَ مِنْ غَیْرِ زِیَادَةٍ عَلٰی ذَالِكَ مِنَ الْبِدْعِ الْحَسَنَةِ الَّتِیْ یُثَابُ عَلَیْهَا صَاحِبُهَا لِمَافِیْهِ مِنْ تَعْظِیْمِ قَدْرِ النَّبِیِّ ﷺ وَاِظْهَارُ الْفَرْحِ وَالْاِسْتِبْشَارِ بِمَوْلِدِهِ الشَّرِیْفِ"

ترجمہ: میرے نزدیک میلاد النبی ﷺ جو کہ لوگوں کا جمع ہونا، قرآن سے جو میسر آئے اس کی تلاوت کرنا، نبی کریم ﷺ کی تخلیق میں وارد احادیث کو بیان کرنا وغیرہ اور آپ ﷺ کی میلاد میں واقع قرآنی آیات کو بیان کرنا، پھر حاضرین کے لئے (نیاز ولنگر کا) دسترخوان بچھایا جاتا ہے، جس پر وہ لوگ کھاتے ہیں اور بغیر زیادتی کے اس پر خرچ کرتے ہیں، یہ ساری باتیں بدعات حسنہ میں سے ہیں جن کا کرنے والا ان کے کرنے کے سبب ثواب پاتا ہے اس لئے کہ اس میں نبی ﷺ کے مرتبے کی تعظیم ہے اور آپ ﷺ کی میلاد شریف سے خوش ہونا اور خوشی کا اظہار کرنا ہے۔

(حوالہ: الحاوی للفتاویٰ، جلد اول صفحہ ۱۸۹، مطبوعہ: دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان۔)

امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی بات ہمارے لئے پتھر کی لکیر کی حیثیت رکھتی ہے، اس فتوی میں آپ نے میلاد النبی ﷺ کے موقع پر لوگوں کا جمع ہوکر محفلیں منعقد کرنا، قرآن خوانی کرنا، حضور ﷺ کی میلاد پاک پڑھنا، احادیث وقرآنی آیات کو بیان کرکے ان کی تشریح وتفسیر بیان کرنا، پھر نیاز کا اہتمام کرنا اور کھانے کا انتظام کرنا وغیرہ ان تمام باتوں کو 'بدعات حسنہ' یعنی اچھی بدعتوں میں شمار کیا ہے، نیز فرمایا کہ ان کے کرنے والوں کو ثواب ملے گا۔

مکہ مکرمہ کے فقہ شافعی کے استاذ، آل رسول، حضرت العلام، الشیخ سید ابوبکر ابن محمد شطا دمیاطی شافعی رحمۃ اللہ علیہما نے اپنی شافعی مسائل پر

مشتمل مشہور زمانہ کتاب "اِعَانَةُ الطَّالِبِيْنَ عَلىٰ حَلِّ اَلْفَاظِ فَتْحِ الْمُعِيْنِ" (جو مصر، شام اور کیرالا کے شوافع علماء کے نزدیک بڑی مستند کتاب سمجھی جاتی ہے) میں بھی علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کے اس مبارک فتوے کو نقل فرمایا اور اس کے علاوہ دیگر جلیل القدر علماء شافعیہ وغیرہم کے حوالوں سے میلاد النبی ﷺ منانے کو جائز کہا ہے اور ثابت کیا ہے کہ یہ دنیا وآخرت میں کامیابی کا ذریعہ ہے۔

(حوالہ: اعانۃ الطالبین، جلد۳، صفحہ۴۱۳، ۴۱۴، مطبوعہ: دارالفکر، بیروت، لبنان۔)

ان کے علاوہ شافعی مسلک کے ایک بہت ہی جلیل القدر محدث، امام شہاب الدین احمد ابن محمد خطیب قسطلانی مصری رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۹۲۳ھ (جن کا ایک حوالہ ابھی ماقبل میں گذرا) جن کی شان کا یہ عالم ہے کہ نہ صرف شافعی مسلک بلکہ حنفی، مالکی اور حنبلی مسلک کے علماء بھی عقائد سے متعلق ان کے حوالوں کو اپنی کتابوں میں اندراج فرماتے ہیں اور انہیں مستند ومعتمد مانتے ہیں، آپ کا وصال امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کے وصال کے بارہ سال بعد ۹۲۳ھ میں ہوا، آپ اپنی مشہور زمانہ کتاب 'اَلْمَوَاهِبُ اللَّدُنِّيَةِ بِالْمِنَحِ الْمُحَمَّدِيَةِ' میں میلاد شریف منانے سے متعلق اپنا خیال اور اپنا عقیدہ بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

"وَلَازَالَ اَهْلُ الْاِسْلَامِ يَحْتَفِلُوْنَ بِشَهْرِ مَوْلَدِهٖ ﷺ يَعْمَلُوْنَ الْوَلَائِمَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ فِىْ لَيَالِهٖ بِاَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ وَيُظْهِرُوْنَ السُّرُوْرَ وَيَزِيْدُوْنَ فِى الْمُبَرَّاتِ وَيَعْتَنُوْنَ بِقِرَاءَةِ مَوْلَدِهِ الْكَرِيْمِ وَيَظْهَرُ عَلَيْهِمْ مِنْ

بَرَكَاتِهٖ كُلُّ فَضْلٍ عَمِيْمٍ وَمِمَّا جُرِّبَ مِنْ خَوَاصِهٖ اَنَّهُ اَمَانٌ فِيْ ذَالِكَ الْعَامِ وَبُشْرىٰ عَاجِلَةٍ بِنَيْلِ الْبُغْيَةِ وَالْمَرَامِ فَرَحِمَ اللّٰهُ امْرَءً اِتَّخَذَ لَيَالِيَ شَهْرِ مَوْلَدِهِ الْمُبَارَكِ اَعْيَاداً لِيَكُوْنَ اَشَدَّ عِلَّةً عَلىٰ مَنْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ“

ترجمہ: حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کے مہینے میں اہل اسلام ہمیشہ سے میلاد کی محفلیں منعقد کرتے چلے آئے ہیں اور خوشی کے ساتھ کھانے پکاتے (نیاز کے طور پر) دعوتیں کرتے، اور ان راتوں میں قسم قسم کے صدقے وخیرات کرتے اور خوشی ومسرت کا اظہار کرتے اور نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور آپ ﷺ کی میلاد شریف پڑھنے کا خاص اہتمام کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ ان پر اللہ کے فضل عمیم اور برکتوں کا ظہور ہوتا ہے اور میلاد شریف کے خواص میں سے آزمایا گیا ہے کہ جس سال میلاد شریف پڑھا جاتا ہے وہ سال مسلمانوں کے لئے حفظ وامان کا سال ہوتا ہے اور میلاد پاک سے دلی مرادیں پوری ہوتی ہیں، اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحمتیں نازل فرمائے جو حضور ﷺ کی میلاد کی مبارک راتوں کو خوشی اور مسرت کی عیدیں بنائے تاکہ یہ میلاد پاک سخت ترین علت ومصیبت ہو جائے اس پر جس کے دل میں بیماری ہے۔

(حوالہ: المواهب اللدنية، جلد اول، صفحہ ۱۴۸، مطبوعہ: مرکز اہلسنت برکات رضا، پوربندر، گجرات، انڈیا۔)

امام جلال الدین سیوطی شافعی اور امام قسطلانی شافعی رحمة الله عليهما ان دونوں جلیل الشان علماء شافعیہ کی عبارتوں سے یعنی امام جلال الدین سیوطی

رحمة الله عليه کے مبارک فتوے اور امام قسطلانی علیہ الرحمة کی مذکورہ بالہ عبارت سے ثابت ہوا کہ ماہ ربیع الاول میں میلاد پاک کی محفلوں کا انعقاد کرنا، ذکر میلاد کرنا، کھانا پکا کر دعوتیں کرنا ”اچھی بدعتیں“ ہیں، ان کا کرنے والا ثواب کا حقدار ہے اور یہ اہل اسلام کا دیرینہ طریقہ رہا ہے، ان امور کی بدولت ان پر اللہ تعالیٰ کے فضل عمیم اور برکتوں کا ظہور ہوتا ہے، محفل میلاد کی برکتوں سے سارا سال امن وامان سے گذرتا ہے اور دلی مرادیں پوری ہوتی ہیں اور ماہ میلاد کی راتوں کو عید منانے والوں پر اللہ کی رحمتیں ہوں اور ماہ ربیع الاول شریف کی یہ خوشیاں اور عیدیں ان لوگوں کے لئے سخت مصیبت ہیں جن کے دلوں میں دشمنی وعناد اور عداوت رسول ﷺ کی بیماری ہے۔

شوافع علماء کی کتابوں میں ایسی بے شمار شہادتیں ملتی ہیں جن سے عید میلاد النبی ﷺ منانے کا ثبوت ملتا ہے مگر طوالت کے خوف سے اختصار سے کام لیا گیا ہے اور جتنے حوالہ جات پیش کئے گئے ہیں ایک سمجھدار مسلمان کے لئے کافی ہیں۔

چودہویں صدی ہجری میں وصال فرمانے والے ایک شافعی المسلک عظیم الشان عالم دین جن کی ولایت وبزرگی پر سب کا اتفاق ہے اور جو سلطنت عثمانیہ کی طرف سے حرمین طیبین یعنی مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ وغیرہ کے قاضی القضاۃ بھی تھے جن کا فتویٰ اپنے وقت کا بادشاہ اسلام بھی مانتا تھا اور زمانے کے بڑے بڑے علماء وفضلاء ان کے آگے زانوئے ادب تہ کرتے نظر آتے تھے، یعنی خاتمة

المحد ثین، زین الحرم، عین الکرم، علامہ سید احمد ابن زینی دحلان شافعی قُدِّسَ سِرُّہٗ المتوفی ۱۳۰۴ھ اپنی مشہور کتاب "اَلدُّرَرُ السِّنِیَّۃِ فِیْ الرَّدِّ عَلَی الْوَھَابِیَّۃِ" میں میلاد شریف سے متعلق اپنے عقیدے کا اظہار کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"مِنْ تَعْظِیْمِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْفَرْحُ بِلَیْلَۃِ وِلَادَتِہٖ وَقِرَاءَۃُ الْمَوْلَدِ وَالْقِیَامُ عِنْدَ ذِکْرِ وِلَادَتِہٖ ﷺ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَغَیْرُ ذَالِکَ مِمَّا یَعْتَادُ النَّاسُ فِعْلَہٗ مِنْ اَنْوَاعِ الْبِرِّ، فَاِنَّ کُلَّ ذٰلِکَ مِنْ تَعْظِیْمِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ،وَقَدْ اِفْرَدَّتْ مَسْئَلَۃُ الْمَوْلَدِ وَ مَا یَتَعَلَّقُ بِھَا بِالتَّأْلِیْفِ وَاعْتَنٰی بِذَالِکَ کَثِیْرٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ فَاَلَّفُوْا فِیْ ذَالِکَ مُصَنَّفَاتٍ مَشْحُوْفَۃً بِالْاَدِلَّۃِ وَالْبَرَاھِیْنِ فَلَاحَاجَۃَ لَنَا اِلٰی الْاِطَالَۃِ بِذَالِکَ۔"

ترجمہ: میلاد کی رات خوشی کا اظہار کرنا، میلاد شریف پڑھنا، ولادت کے ذکر کے وقت (تعظیماً) کھڑا ہونا، مجلس میں حاضرین کو کھانا (لنگر و نیاز وغیرہ) کھلانا اور ان کے علاوہ نیکی کی باتیں جو مسلمانوں میں رائج ہیں یہ ساری باتیں نبی ﷺ کی تعظیم سے ہیں اور مجلس میلاد اور جو باتیں اس سے متعلق ہیں ان کا مسئلہ ایسا ہے جس کے متعلق مستقل کتابیں لکھی جا چکی ہیں اور کثرت سے علماء دین نے اس کا اہتمام فرمایا اور (قرآن و احادیث وغیرہ کے) دلائل و براہین سے بھری کتابیں اس سے متعلق تالیف فرمائیں تو ہمیں اس مسئلہ کو طول دینے کی ضرورت نہیں۔

(حوالہ: الدرر السنیۃ بحوالہ اِقَامَۃُ الْقِیَامَۃِ، صفحہ ۲۳، رضا اکیڈمی، ۲۶، کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی ۳۔)

علامہ احمد ابن زینی دحلان شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت سے مزید یہ بھی پتہ چلا کہ میلاد اور اس کے متعلقات کے جائز و مستحب ہونے کے ثبوت پر کئی کتابیں لکھی جا چکی ہیں، امت کے علماء نے خود اسے منعقد کیا، اس کو دلائل و براہین سے ثابت فرمایا اور ایسے دلائل دیے کہ اب مزید اس پر دلائل قائم کرنے کی حاجت نہیں۔ ساتھ ہی مذکورہ عبارت میں "وَالْقِیَامُ عِنْدَ ذِکْرِ وِلَادَتِہٖ"۔ (اور آپ کی میلاد پڑھنے کے وقت تعظیماً کھڑا ہونا) سے ایک بات اور معلوم ہوئی کہ پیارے آقا و مولی ﷺ کے ذکر کے وقت تعظیم کے لئے کھڑا ہونا جیسا کہ صلوٰۃ و سلام کے وقت لوگ کھڑے ہوتے ہیں اور سلام پڑھتے ہیں جائز و مستحسن ہے اور یہ حضور ﷺ کی تعظیم کا ایک طریقہ ہے۔

اس تعلق سے جب ہم نے دیگر شوافع علماء کا نعت شریف یا صلوٰۃ وسلام کے وقت کھڑے ہونے کے بارے میں مسلک معلوم کرنا چاہا اور تلاش کیا تو آٹھویں صدی ہجری کے مجدد، اپنے زمانے میں امام شافعی علیہ الرحمۃ کے جانشین یعنی حضرت علامہ امام تقی الدین علی ابن عبدالکافی سبکی شافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ المتوفی ۷۵۶ھ کا حوالہ ملا۔ آپ دین کے امام، پیشوا، مجتہد اور تقریباً ایک سو پچاس کتابوں کے مصنف ہیں، آپ ہی کے لڑکے امام تاج الدین عبدالوہاب سبکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۷۷۱ھ اپنی کتاب "طبقاتُ الشَّافِعِیَّۃِ الْکُبْرٰی" میں تحریر فرماتے ہیں، ایک مرتبہ جامع اموی (مسجد) میں امام تقی الدین سبکی علیہ الرحمۃ تشریف فرما تھے، حضرت کی خدمت میں بڑے

بڑے علماء، صالحین اور اعیان سلطنت حاضر تھے، اس مجمع میں ایک نعت خواں نے جب نعت شریف کے دو اشعار پڑھے جس کا دوسرا شعر یہ تھا۔

وَاَن یَّنْھَضَ الْاَشْرَافُ عِنْدَ سِمَاعِهٖ

قِیَاماً صُفُوْفاً اَوْ جَثِیاً عَلَی الرُّکْبِ

ترجمہ: ''اور عزت وشرف والے لوگ حضور ﷺ کا ذکر جمیل سن کر صف بستہ کھڑے ہوتے ہیں یا گھٹنوں پر دو زانو ہو جاتے ہیں۔''

پھر اس کے آگے کا حال بیان فرماتے ہیں۔

"حَصَلَتْ لِلشَّیْخِ الْاِمَامِ حَالَةٌ، وَ قَامَ وَاقِفاً فِی الْحَالِ، فَاحْتَاجَ النَّاسُ کُلُّھُمْ اَن یَّقُوْمُوْا، فَقَامُوْا اَجْمَعُوْنَ وَ حَصَلَتْ سَاعَةٌ طَیِّبَةٌ"

ترجمہ: ''شیخ امام تقی الدین سبکی علیہ الرحمۃ پر ایک کیفیت طاری ہوگئی آپ اسی کیفیت کے عالم میں کھڑے ہوگئے تو سب لوگوں نے بھی کھڑے ہونے کی ضرورت محسوس کی، پھر سب لوگ (جن میں علماء وقضاۃ اور حکومت کے سربرآوردہ لوگ بھی تھے) کھڑے ہوگئے، تو اس طرح بڑی پاکیزہ ساعت نصیب ہوئی۔''

(حوالہ: طبقات الشافعیۃ الکبریٰ جلد دہم صفحہ ۲۰۸، مطبوعہ: دار الاحیاء الکتب العربیہ، قاہرہ، مصر۔)

امام تقی الدین سبکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ جن کا ہر عمل ہمارے لئے لائق تقلید ہے، آپ کے اس عمل سے پتہ چلا کہ خاص ذکر رسول ﷺ کے وقت تعظیم

کے لئے کھڑا ہونا جائز ہی نہیں بلکہ مستحسن ہے۔ 'تفسیر روح البیان' میں علامہ اسمٰعیل حقی علیہ الرحمۃ المتوفی ۱۱۳۷ھ ہجری اور علامہ علی ابن برہان الدین حلبی شافعی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۰۴۴ھ نے اپنی کتاب 'اِنْسَانُ الْعُیُوْنِ' (سیرتِ حلبیہ) میں بھی امام تقی الدین سبکی شافعی علیہ الرحمۃ کا مذکورہ بالا واقعہ بالفاظِ دیگر نقل فرمایا ہے، ساتھ ہی دونوں کتابوں میں اس جملہ کا اضافہ ہے ''وَیَکْفِیْ مِثْلُ ذَالِكَ فِیْ الْاِقْتِدَاءِ''۔

ترجمہ: ''اور اس قسم کے واقعات مشائخ وعلماء کی اقتداء کے بارے میں کافی ہوتے ہیں۔''

(حوالہ ۱: تفسیر روح البیان، جلد نہم، صفحہ ۵۶، مطبوعہ: دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان۔ ۲: انسان العیون (سیرتِ حلبیہ)، جلد اول، صفحہ ۸۴، مطبوعہ: ایضاً)

یعنی ہمیں پیروی کے لئے اتنا کافی ہے کہ ایک اللہ کا ولی' اتنا بڑا عالم' مجتہد اور شافعی فقیہ ایسا کر رہا ہے تو ضرور یہ کام جائز اور بہتر ہے، تو پتہ چلا کے ہمارے لئے صلوٰۃ وسلام کے وقت تعظیم کے لئے کھڑے ہونے میں کوئی حرج نہیں بلکہ یہ عمل مستحب اور باعثِ برکت ہے۔

مذکورہ بالا حوالوں کے علاوہ علامہ مفتی عمر ابن ابی بکر شافعی، مدرس مسجد نبوی مولانا محمد ابن محمد ابن محمد غرب شافعی، مولانا ابراہیم ابن محمد خیار حسینی شافعی اور حافظ الحدیث علامہ ناصر الدین دمشقی شافعی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور ان کے علاوہ بے شمار شوافع علماء نے میلاد وقیام کے مستحب و مستحسن ہونے کی تصریح

فرمائی بلکہ میلاد و قیام کے ثبوت پر اور اس پر کئے جانیوالے اعتراضات کے جوابات میں مستقل کتابیں تصنیف فرمائیں۔

اب تک کی گفتگو سے میلاد و قیام کا جائز و مستحب ہونا ثابت ہوا، رہے عید میلاد النبی ﷺ کو بدعت و شرک کہنے والے اور اس عمل سے لوگوں کو روکنے والے، تو جب ایسے لوگوں کے بارے میں چھان بین کی گئی تو پتہ چلا کہ عید میلاد کو ”بدعت سیئہ“ کہنے والے کچھ لوگ آٹھویں اور نویں صدی ہجری میں بھی تھے اگر چہ دال میں نمک کی مقدار سے بھی کم تھے، تو اس زمانہ کے شوافع علماء نے ایسوں کے تعلق سے کیا رویہ اپنایا؟

تو آیئے! مشہور مورخ و سیرت نگار شافعی المسلک عالم دین علامہ علی ابن برہان الدین حلبی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۰۴۴ھ کی عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

وَقَدِاسْتَخْرَجَ لَهُ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ اَصْلاً مِّنَ السُّنَّةِ وَكَذَا الْحَافِظُ السُّيُوْطِيُّ وَرَدَّا عَلٰى الْفَاكِهَانِى الْمَالِكِيِّ فِىْ قَوْلِهٖ اِنَّ عَمَلَ الْمَوْلَدِ بِدْعَةٌ مَّذْمُوْمَةٌ“

ترجمہ: ”حافظ الحدیث علامہ ابن حجر عسقلانی شافعی اور حافظ الحدیث علامہ جلال الدین سیوطی شافعی رَحِمَهُمَااللّٰهُ نے میلاد کی اصل سنت سے ثابت کی ہیں اور فاکہانی مالکی (منکر میلاد) کا اس کے اس قول میں کہ ’میلاد شریف بدعت سئیہ ہے‘ رد کیا۔“

(حوالہ: انسان العیون (سیرتِ حلبیہ) جلد اول، صفحہ ۸۴، مطبوعہ: دار احیاء

التراث العربی، بیروت، لبنان۔)

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور اپنے وقت کے محدث اعظم، شارح بخاری، فقیہ زمانہ، حبرِ فہامہ، علامہ احمد ابن علی ابن حجر عسقلانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۸۵۲ھ دونوں حضرات نے نہ صرف عید میلاد شریف کو جائز و مستحب قرار دیا بلکہ حدیث رسول ﷺ سے اس کی اصل نکالی اور میلاد شریف کے منکرین کی تردید و مخالفت کی کہ یہ بدعتِ سیئہ نہیں بلکہ بدعتِ حسنہ یعنی اچھی اور ثواب کی باعث ہے۔

ہمارے علماء نے صرف اتنی ہی تردید پر بس نہیں کیا بلکہ آیئے! آپ حضرات کی خدمت میں ایک ایسا فتوی پیش کیا جاتا ہے جو تیرہویں صدی ہجری کے چاروں مسلک کے حرمین شریفین کے علماء و مفتیان کرام کا بالاتفاق فتوی ہے اور اس فتوی پر مفتیِ شافعیہ، قاضی القضاۃ سید العلماء، سند الفضلاء، علامہ سید احمد ابن زینی دحلان شافعی علیہ الرحمۃ اور علامہ ابراہیم ابن خیار شافعی علیہ الرحمۃ جیسے جلیل القدر شوافع مفتیان کرام کثّرھم اللہ کی دستخطیں اور تصدیقی مہریں ہیں اور ساتھ ہی مفتیِ حنفیہ علامہ عبد الرحمٰن سراج، مفتیِ حنبلیہ علامۃ الشیخ حسن اور مفتیِ مالکیہ علامہ شرفی وغیرھم چاروں مسلک کے تقریباً پینتالیس (۴۵) علماء امت رحمھم اللہ کی تصدیقی مہریں ہیں، فتوی ملاحظہ ہو:

” فَالْمُنْكِرُ لِهٰذَا الْمُبْتَدِعُ بِدْعَةٍ سَيِّئَةٍ مَذْمُوْمَةٍ لِاِنْكَارِهٖ عَلٰى شَيْءٍ حَسَنٍ عِنْدَاللّٰهِ وَالْمُسْلِمِيْنَ كَمَاجَاءَ فِىْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ

تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ[مَارَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَاللّٰهِ حَسَنٌ] وَالْمُرَادُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ هٰهُنَا الَّذِيْنَ كَمَّلُواالْاِسْلَامَ كَالْعُلَمَاءِ الْعَامِلِيْنَ، وَعُلَمَاءُ الْعَرَبِ وَالْمِصْرِ وَالشَّامِ وَالرُّوْمِ وَالْاُنْدُلُسِ كُلُّهُمْ رَاَوْهُ حَسَنًا مِنْ زَمَانِ السَّلَفِ اِلَى الْاٰنِ فَصَارَالْاِجْمَاعُ وَالْاَ مْرُالَّذِیْ ثَبَتَ بِاِ جْمَاعِ الْاُمَّةِ فَهُوَ حَقٌّ لَيْسَ بِضَلَالٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [لَايَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَى الضَّلَالَةِ]فَعَلٰی حَاكِمِ الشَّرِيْعَةِ تَعْزِيْرُ الْمُنْكِرِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔"

ترجمہ: "پس مجلس (میلاد) وقیام کا منکر بدعتی ہے اس منکر کی بدعت سیئہ مذمومہ، کہ اس نے ایسی چیز کا انکار کیا جو خدا واہل اسلام کے نزدیک نیک تھی جیسا کہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ میں آیا ہے کہ "جس چیز کو مسلمان نیک اعتقاد کریں وہ خدا کے نزدیک نیک ہے" اور یہاں مسلمانوں سے کامل مسلمان مراد ہیں جیسے علماء باعمل اور مجلس میلاد و قیام کو علماء عرب ومصر وشام وروم واندلس (موجودہ اسپین وپرتگال) نے سلف سے آج تک مستحسن جانا تو اجماع ہو گیا اور جو امر اجماعِ اُمت سے ثابت ہو وہ حق ہے گمراہی نہیں، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "میری امت گمراہی پر اتفاق نہیں کرتی" پس حاکم شرع (امیر یا بادشاہ) پر لازم ہے کہ منکر میلاد و قیام کو سزا دے واللہ تعالی اعلم۔" (حوالہ: اقامۃ القیامہ، صفحہ ۲۹-۳۰، مطبوعہ: رضا اکیڈمی، ۲۶/کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی ۳، انڈیا۔)

مذکورہ فتوی چاروں مسلک کے علماء و مفتیان کا متفق علیہ فتوی ہے، قارئین اسے دوبارہ پڑھیں اور اچھی طرح سمجھیں، خاص کر اس کے آخری حکم پر

غور کریں جس سے پتہ چلتا ہے کہ میلاد نبی ﷺ اور قیام وغیرہ پر اعتراضات کرنے والے اور ان چیزوں کو منع کرنے والے اور شرک و بدعت کی رٹ لگانے والے اتنے بڑے مجرم ہیں کہ اگر اسلامی حکومت ہو تو بادشاہِ اسلام پر اسلامی قانون کے تحت ایسے مجرموں کو سزا دینا واجب ہے۔

لہذا اب یہ بات دن کے اجالے کی طرح ظاہر ہوگئی کہ شوافع علماء وفقہاء اور بزرگوں کا مسلک یہی ہے کہ میلاد شریف منانا اور اس سے متعلق نیاز وغیرہ کا اہتمام کرنا جائز بلکہ مستحب اور باعث برکت وثواب ہے، اور نبی ﷺ کے ذکر کے وقت یعنی صلوۃ وسلام وغیرہ کے وقت تعظیماً کھڑا ہونا اچھا، کار ثواب اور پسندیدہ عمل ہے، اور ان معمولات کا انکار کرنے والے بہت بڑے مجرم ہیں بلکہ خود بدعتی ہیں اور حاکم اسلام پر ان کو ان کے انکار کے سبب سزا دینا واجب ہے اس لئے کہ میلاد اور اس سے متعلق چیزوں میں ہمارے آقا، رسولوں کے سردار، جناب محمدٌ رّسول اللہ ﷺ کی تعظیم ہے اور رسول کی تعظیم کا حکم اور اس کا سلیقہ خود اللہ عز وجلّ نے ہمیں اپنی کتاب قرآن مقدس میں سکھایا، کہیں فرمایا

يَاۤاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ۔

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو، اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے۔ (سورۂ حجرات شریف، آیت نمبر۲۔) (کنزالایمان)

کہیں فرمایا، وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ۔ (سورہ فتح شریف، آیت نمبر۹۔)

ترجمہ: "اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو۔" (کنزالایمان)

تو کسی مقام پر کامیاب ہونیوالوں کی یہ شان بتائی،

فَالَّذِیْنَ آمَنُوْا بِہٖ وَعَزَّرُوْہُ۔ (سورہ اعراف، آیت ۱۵۷۔)

ترجمہ: ''تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں۔'' (کنزالایمان)

اسی لئے شافعی مسلک کے تمام اکابر علماء کرام بلکہ چاروں مسلک کے علماء ومفتیان عظام ذکر نبی ﷺ، میلاد، صلوٰۃ وسلام اور قیام تعظیمی کو مستحب و مستحسن فرما رہے ہیں اور سب کے سب کہہ رہے ہیں کہ یہ حضور ﷺ کی تعظیم و توقیر ہے، اب اگر اس تعظیم کو شرک و بدعت کہا جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ حضور ﷺ کی تعظیم کرنا شرک و بدعت ہے، تو سوائے اس کے اور کیا کہیں کہ

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب

اس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے

اگر لعنت نہ کریں بلکہ ان کا مسلک صحیح مانیں تو پھر اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہمارے مسلکِ شافعی بلکہ چاروں مسلک کے علماء و ائمہ بدعتی، کافر اور مشرک ہوگئے، (معاذاللہ) یہاں تک کہ آج سے چالیس، پچاس سال پہلے کے سارے کوکنی مسلمان جو بزرگوں کے طریقے پر تھے اور یہ افعال ان کا معمول تھا اور آج کے اکثر کوکن کے بلکہ پوری دنیا کے مسلمان میلاد و قیام کے سبب بدعتی، کافر و مشرک ہوگئے۔ 'مشرک' بدترین کافر ہوتا ہے، تو آج دنیا میں کتنے مسلمان بچے؟؟ اور کل کتنے تھے؟؟؟ الامان و الحفیظ۔

بڑے افسوس کی بات ہے کہ آج بہت سے ایسے لوگ ہیں جو اپنے کو

شافعی المسلک تو کہتے ہیں مگر وہ خود ایسا عقیدہ رکھتے ہیں کہ جو تمام شوافع علماء و ائمہ کے برخلاف ہے اور یہ لوگ ان عقائد کی شوافع حضرات میں تبلیغ بھی کر رہے ہیں، ان کے علاوہ ایک گروہ ایسا بھی ہے جو سرے سے کسی امام کو مانتا ہی نہیں، یہ دونوں گروہ مل کر شافعیوں کو مسلکِ شافعی سے دور کرنا چاہتے ہیں بلکہ صحیح اسلامی عقائد سے محروم کرنے کے درپے ہیں۔

وہ اس طرح کہ یہ لوگ ہمارے شافعی مسلک کے علماء و بزرگوں کو ان کے میلاد و قیام منانے کے سبب گنہگار، بدعتی، کافر اور مشرک قرار دیتے ہیں تا کہ ہمارے دلوں سے ان پیشواؤں کی محبت نکل جائے اور ہم ان کا راستہ چھوڑ دیں اور صراط مستقیم سے دور ہوجائیں۔ ان کی یہ سازش صرف کوکن میں شوافع حضرات ہی کو نہیں بلکہ آج پوری دنیا میں چاروں مسلک کے ماننے والے سنی مسلمانوں کو اپنے نشانے پر لئے ہوئے ہے۔

اس قسم کی سازشیں اور فتنے کوکن میں پیدا ہونے سے کئی سال پہلے ہندو پاک کے دوسرے علاقوں میں پھیلنا شروع ہوچکے تھے اور قریب تھا کہ سارے مسلمانوں کو اپنی زد میں لے لیں مگر خدائے رحمٰن و رحیم کا بے پناہ احسان کہ ان فتنوں کی سرکوبی کے لئے اس نے ایک ایسے عالم دین اور ولی کامل کو پیدا فرمایا جس نے اپنے قلم کی تلوار سے ان اچھے خاصے مسلمانوں کو کافر و مشرک بنانے والوں کا مقابلہ کیا اور ان کے فتنوں کا پردہ فاش کر کے مسلمانوں کو صحیح راہ دکھائی۔ مثلاً محفل میلاد و قیام سے متعلق جو علماء شافعیہ کے عقائد ہیں بلکہ چاروں مسلک کے علماء کے

عقائد ہیں ان کو قرآن و حدیث اور دیگر دلائل و براہین سے ثابت کیا اوران معمولات کوشرک و بدعت کہنے والوں کی سخت تردید کی بالخصوص میلادالنبی ﷺ کے اثبات میں ایک کتاب بنام "نُطْقُ الْھِلَالِ بِأَرْخِ وِلَادَةِ الْحَبِیْبِ وَالْوِصَالِ" اور اسی طرح ایک اور رسالہ بنام "اِقَامَةُ الْقِیَامَةِ عَلٰی طَاعِنِ الْقِیَامِ لِنَبِیِّ التَّھَامَةِ" تصنیف فرمایا اورقرآن وحدیث کے دلائل کے ساتھ ساتھ چاروں مسلک کے علماء کے اقوال وافعال سے قیام ومیلاد کوثابت کیا اور بتایا کہ علماء کا یہ عمل باعث برکت و ثواب ہے اور یہ سب شرک و بدعت نہیں بلکہ جولوگ اس کوشرک و بدعت کہتے ہیں وہی غلطی پر ہیں، آپ نے میلاد وقیام کوایسے ٹھوس دلائل سے ثابت کیا جن کا جواب آج تک کوئی منکر نہ دے سکا اور مسلمانوں نے اس عالم دین کے فتاوے اور کتابیں پڑھ کراپنے ایمان وعقیدے کومضبوط کرلیا اور صراط مستقیم پر قائم رہے۔اس طرح کافی حدتک گمراہوں کی سازشیں ناکام ہوگئیں۔

کیا آپ اپنے اس محسن کا نام جاننا چاہیں گے؟ جس نے شافعیت کی بلکہ اسلام کی لاج رکھی ،وہ عالم دین وہی ہیں جنہیں مخالفین طرح طرح سے بدنام کر رہے ہیں ان کی ذات پر بے جا الزامات کا کیچڑ اچھالا جارہا ہے اوران کے تعلق سے طرح طرح کی جُھوٹی باتیں لوگوں میں مشہور کی جارہی ہیں تا کہ لوگ ان سے نفرت کرنے لگیں، کوئی ان کی کتابیں نہ پڑھے اور کوئی ان کی تعلیمات سے آشنا نہ ہو، یوں میدان صاف پا کر دشمن اپنا کام آسانی سے کرجائے ، یہ بہت ہی گہری اور خطرناک سازش ہے، مسلمانوں کواس سے ہوشیار رہنا ہوگا ، اس سازش کوختم کرنا

ہوگا اوراس مردمجاہد کا دامن مضبوطی سے تھام کرصراط مستقیم پر قائم رہنا ہوگا۔

وہ مردِ مومن حافظ وقاری، مفتی، علامہ، ماہرعلوم عقلیہ ونقلیہ، محدث اعظم ،مفسر اکرم ،ولی کامل ،قطب الارشاد، مجدد دین وملت امام احمد رضا خان محدثِ بریلوی قُدِّسَ سِرُّہٗ ہیں۔

آپ فروعی مسائل میں حنفی المسلک تھے مگرآپ کا عقیدہ وہی تھا جوشوافع علماء بلکہ چاروں مسلک کے ائمہ وعلماء کا ہے اور وہی عقیدہ صحابہ کرام اور رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پیش فرمایا، ہمارا چیلنج ہے کہ کوئی ان کی کسی کتاب یا فتوی میں کوئی ایک حرف بھی ایسا دکھادے جوشوافع علماء کے عقیدۂ قطعیہ کے برخلاف ہو، بلکہ آپ نے تو اپنے بہت سے عقائد کوشوافع علماء و بزرگوں کے حوالوں سے ثابت فرمایا مثلاً علم غیب رسول ﷺ کے عقیدے کو ثابت کرنے میں اپنی مشہور کتاب "اَلدَّوْلَةُ الْمَكِّیَةُ بِالْمَادَّةِ الْغَیْبِیَّةِ" میں جہاں دیگر دلائل دیئے ہیں وہیں اسلام کی دوایسی جلیل القدر شخصیتوں کے حوالہ سے اپنا عقیدہ پیش کیا جو دونوں اپنی اپنی جگہ علم وفضل وعرفاں کے کوہ ہمالہ ہیں اور دونوں حضرات ہمارے امام شافعی علیہ الرحمة کے مقلدین اور پیروکار ہیں، جن میں سے ایک امام ربانی، شافعیِ ثانی ،فقیہ یگانہ، شارح مسلم امام ابوذکریا یحیٰ ابن شرَف نووی شافعی رحمة الله علیه المتوفی ٦٧٦ھ اور دوسرے مرجع الفقہاء، معتمد الفتاویٰ، خاتم الفقہاء والمحدثین، حجۃ اللہ فی الارضین امام شہاب الدین احمد ابن حجر ہیثمی مکّی شافعی رحمة الله علیه المتوفی ٩٧٤ھ ہیں۔

(حوالہ: الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیۃ، صفحہ ۲۰۷-۲۰۶، مطبوعہ: قادری بکڈپو، بریلی، انڈیا۔)

اس قسم کی بے شمار مثالیں علامۂ موصوف کی کتابوں میں جابجا پائی جاتی ہیں، خود میلاد النبی ﷺ اور قیام سے متعلق اپنے عقیدہ کو بے شمار شوافع علماء و بزرگان دین کے حوالوں سے ثابت فرمایا، ہماری ان ساری باتوں کی تصدیق کے لئے ان کی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے، حق و باطل کا فرق خود بہ خود سامنے آجائے گا، اسلام میں غیر مستند سنی سنائی باتوں کا کوئی اعتبار نہیں بلکہ جس بات کی تحقیق ہوجائے وہی قابل اعتبار و عمل ہے۔ لہٰذا ان معاملات میں بھی تحقیق و تفتیش ضروری ہے، اسی لئے تو ہم نے اس رسالہ میں شروع سے اخیر تک جو بھی بات پیش کی حوالے کے ساتھ ہی پیش کی بلکہ کتاب کی جلد و صفحہ نمبر اور جس پریس سے کتاب چھپی ہے اس کا مکمل نام و پتہ بھی دے دیا ہے تاکہ اگر کسی کو ہمارے کسی حوالے میں شک ہو یا کوئی مزید تحقیق چاہتا ہو تو اصل کتاب کی طرف آسانی سے رجوع کر سکے۔

''آخری بات''

اے کاش! وہ لوگ بجائے اس کے کہ مسلمانوں کو میلاد شریف اور قیام و سلام جیسے مبارک افعال سے روکتے اور ان کو مشرک و بدعتی بناتے، کیا ہی اچھا ہوتا اگر وہ اپنے عقائد کی درستگی کے بعد شراب، جوا، زنا، چوری، رشوت، جھوٹ، غیبت اور ان جیسی دیگر برائیوں کے مٹانے کے سلسلے میں جِدّ و جُہد کرتے۔

اب اگر وہ لوگ ایسا نہیں کرتے تو مسلمانوں کو ہوش میں آنا ضروری ہے اور ان فتنوں اور سازشوں سے اپنے ایمان و عقیدے کو بچانا لازم ہے ورنہ وہ دن دور نہیں جب قیامت قائم کی جائے گی جس میں ایمان والوں کو جنت اور کافروں کو جہنم میں ہمیشہ کے لئے پہنچا دیا جائے گا۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

خدائے قدیر و جبار، مسلمانوں کو حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے، تمام گمراہیوں سے محفوظ رکھے، اور ایمان پر خاتمہ نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

فقط والسلام
احقر الطلاب محمد عاقب کھربے شافعی رضوی
متعلّم دارالعلوم امام احمد رضا، کونڈیورے، سنگمیشور،
ضلع رتناگیری (کوکن) مہاراشٹر، انڈیا۔
شب دوشنبہ، مورخہ: ۱۷ رمحرم الحرام ۱۴۲۵ھ
بمطابق ۹ / مارچ ۲۰۰۴ء

”مآخذ ومراجع“

نمبر	اسمائے کتب	اسمائے مصنفین
۱	القراٰن المجید	
۲	تفسیر معالم التنزیل (تفسیر بغوی) المجلد الثانی	امام ابو محمد حسین ابن فراء بغوی شافعی علیہ الرحمۃ المتوفی ۵۱۶ھ
۳	تفسیر روح البیان المجلد التاسع	علامہ اسمٰعیل حقی علیہ الرحمۃ المتوفی ۱۱۳۷ھ
۴	الصحیح البخاری الشریف المجلد الثانی	امام ابو عبداللہ محمد ابن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۲۵۶ھ
۵	انسان العیون (السیرۃ الحلبیۃ) المجلد الاول	علامہ علی ابن برہان الدین حلبی شافعی علیہ الرحمۃ المتوفی ۱۰۴۴ھ
۶	المواھب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ المجلد الاول	شارح بخاری علامہ احمد ابن محمد خطیب قسطلانی مصری شافعی علیہ الرحمۃ المتوفی ۹۲۳ھ
۷	الدرر السنیۃ فی الرد علی الوھابیۃ	علامہ سید احمد ابن زینی دحلان شافعی علیہ الرحمۃ المتوفی ۱۳۰۴ھ

نمبر	اسمائے کتب	اسمائے مصنفین
۸	اعلام النبوۃ	امام ابوالحسین علی ابن محمد ماوردی شافعی علیہ الرحمۃ المتوفی ۴۵۰ھ
۹	الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ	مجدد دین وملت امام احمد رضا قادری قدس سرہ المتوفی ۱۳۴۰ھ
۱۰	طبقات الشافعیۃ الکبریٰ المجلد العاشر	امام تاج الدین عبدالوہاب ابن تقی الدین سبکی شافعی علیہما الرحمۃ المتوفی ۷۷۱ھ
۱۱	الحاوی للفتاوی المجلد الاول	علامہ جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمۃ المتوفی ۹۱۱ھ
۱۲	اعانۃ الطالبین علی حل الفاظ فتح المعین ، المجلد الثالث	علامہ سید ابوبکر ابن محمد شطا دمیاطی شافعی علیہ الرحمۃ (من علماء القرن الرابع عشر)
۱۳	اقامۃ القیامۃ علی طاعن القیام لنبی التہامۃ	مجدد دین وملت امام احمد رضا قادری قدس سرہ المتوفی ۱۳۴۰ھ
۱۴	البراھین القاطعۃ	خلیل احمد انبیٹھوی (وہابی)

تقریظ جلیل

مناظر اہل سنت، علامہ عبدالستار ہمدانی صاحب قبلہ

گردش ایام یا شامت اعمال نے آج مسلمانوں کو جس موڑ پر لا کر کھڑا کر دیا ہے، وہ کون سی آنکھ ہوگی جو ہماری زبوحالی اور ذلت و رسوائی پر آنسو نہ بہاتی ہو۔ مسلمانوں کی ذلت و رسوائی، حقارت و ہتک، خوار خستگی، بدنامی، بے عزتی، و محرومی کو دیکھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ کیا کل بھی مسلمانوں کے احوال و کوائف یہی تھے جو آج ہماری نگاہوں کے سامنے ہیں۔ انگریزی تہذیب و تمدن ایک فتنہ بار گھٹا بن کر افق عالم پر چھائی ہوئی ہے۔ اور اکثر ممالک میں یورپی تہذیب اور اجتماعی و معاشرتی مفاسد و شرور کی آگ لگی ہوئی ہے۔ یوں لگتا ہے کہ یہ شرور و فتن کی لَو پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے گی اور دنیا سے امن و امان، چین و سکون، عزت و آبرو، عصمت و عفت کے تاج محل کو جلا کر خاکستر کر دے گی۔

آہ......!! ایک وہ اسلامی اقبال کا زمانہ تھا کہ مسلمان حیاء و حمیت کے صحیح مسلک پر چلتے تھے۔ حتی کہ اگر ایک غیور مسلمان خاتون کے سر کے بالوں پر ایک نامحرم کی نظر تک نہیں پڑ سکتی تھی۔ اور ایک آج قومی ادبار کا زمانہ ہے کہ ان اقوام کی رسم و عادت کی تقلید کو مایۂ فخر و مباہات سمجھا جاتا ہے جن کے نزدیک شرم و حیاء کا مفہوم ہی نہیں۔ غرض عورتوں کا اجنبی مردوں کے ساتھ تخلیہ (تنہائی) میں ملنا، بات چیت کرنا، ہاتھ ملانا، خط و کتابت کرنا، ان کے ساتھ ناچنا، شریک سفر ہونا، اور ان کے سامنے نہ صرف ہاتھ پاؤں اور چہرہ بلکہ سینہ اور پنڈلی تک برہنہ رکھنا جائز سمجھتی ہیں۔

یہ افسوس ناک اور الم انگیز حالات ہیں، جن کی وجہ سے مسلمان مصائب و الآم کی طرف رواں دواں ہیں۔ جب تک مسلمان اسلامی آداب و اطوار سے سختی کیساتھ متمسک تھے، اپنے نبی ﷺ کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل پیراں تھے، اسلامی قوانین کے آگے اپنے گردنوں کو جھکائے ہوئے تھے، تو فتح و کامرانی، عزت و آبرو ان کے گھر کی کنیز تھی اور جب مسلمانوں نے اپنے طریقہ اسلامی کو ترک کر دیا، اپنے پیغمبر کی ہدایات کو چھوڑ کر یہود و نصاریٰ اور دشمنانان اسلام کے اطوار کو گلے لگایا تو آج در بدر کی ٹھوکریں ان کا مقدر بن کر رہ گئی ہیں۔

آج دشمنانان اسلام نے عورت کو جو خلاف فطرت آزادی دے رکھی ہے، اور اس کا بلا نقاب و حجاب سیر و تفریح، مردوں کے ساتھ مصاحبت و مکالمت، مصافحہ و معانقہ کو جائز کر رکھا ہے، دراصل اس میں عورت کی تنقیص شان ہے، عورت کی زینت و عزت اسی میں ہے کہ وہ چھپا کر رکھی جائے، کیونکہ قیمتی اور نایاب چیز کو مخفی ہی رکھا جاتا ہے۔

کتاب وسنت کی روشنی میں اسلام نے اتنا جامع ومکمل نظام حیات دنیا کے سامنے پیش کیا ہے کہ پاکیزہ انسانی معاشرہ کی تشکیل میں اس سے بہتر کسی دوسرے نظام کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اسلام نے مردوں اور عورتوں کے بیجا میل جول کو ممنوع قرار دے کر ایک حدتک پردے کا حکم فرمایا، جو عفت وعصمت کا ضامن، معاشرتی، تمدنی امن کا کفیل ہے۔ جن مذاہب میں پردہ نہیں ہے ان میں عورت کے ساتھ جو نازیبا حرکات کئے جاتے ہیں وہ نہ گفتہ بہ ہیں۔ جن قوموں میں پردہ نہیں یا جو قوم پردے کی پابند نہیں ہیں اور مردوں، عورتوں کے کھلم کھلا میل ملاپ کو صحیح سمجھتی ہیں، مسلمانوں کو ان کی حالت سے دھوکہ نہ کھانا چاہیئے۔ مرد اور عورت خواہ وہ کسی بھی قوم کے ہوں ان کا تخلیہ میں ملنا ایسا ہے جیسے آگ اور بارود۔

آج یہ کہنا کہ پردہ اس ترقی کے دور میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔ بالکل غلط ہے۔ یہ تمام باتیں صرف یورپ کی طرز زندگی پر فریفتہ ہو جانے والوں کے مزاج کی ہے۔ ورنہ حقیقت میں اسلامی پردہ ترقی کیلئے مانع نہیں۔ کیونکہ جب مسلمان تمام عالم میں عزت وبرتری کے واحد مالک تھے، وہ ترقیات کی تمام منازل میں دنیا کی بڑی بڑی قوموں سے آگے تھے، اسلامی پردہ اس وقت سے رائج ومروّج ہے۔ اس وقت بھی مسلم خواتین تعلیم یافتہ تھیں، وعظ وتقریر کہا کرتی تھی، تلقین و ہدایت کے بھی فرائض انجام دیتی تھیں، اور یہ سب امور پس پردہ انجام پاتے تھے، مسلم خواتین برقع ونقاب کے ساتھ جنگی مہمات میں حصہ بھی لیتی تھیں، اہل فوج کیلئے آب رسانی کا بندوبست اور زخم خوردہ لوگوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں، پیادہ و سوار ہو کر تیغ زنی کرتی تھیں، مگر وہ حجاب کو ہر حالت میں لازم سمجھی تھیں۔ اس وقت کے غیور اور باعزت مردوں کے دلوں میں بھی کبھی یہ سوال پیدا نہیں ہوا کہ پردہ ترقیات کے راہوں کیلئے رکاوٹ ہے۔ اور نہ خود ان خواتین نے کبھی اُمراء المومنین کی خدمات میں یہ درخواستیں کیں کہ ہمیں پردہ سے نجات ملنی چاہیئے۔

عورت کو جو درجات ومقام اسلام نے دیئے وہ کسی مذہب میں نہیں، جس وقت عورت مردوں کیلئے بازیچۂ اطفال سمجھی جاتی تھی، شہوانی ونفسانی خواہشوں کا سامان، ظلم وستم اور قید وبند کی زندگی سے دوچار تھی، اہل عرب کے اخلاقی خصائل شرم وحیاء کی پابندیوں سے آزاد تھے، مرد وعورت کا آزادانہ اختلاط اور میل ملاپ تھا، عورتوں کے ساتھ عیش کرنا اور پھر مجلس میں اس پر فخر یہ شعر کہنا معیوب ومکروہ نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اسلام نے آتے ہی ان رزیل اخلاق عامہ کی کایا پلٹ دی۔ ان وسائل وذرائع کا استیصال کردیا جو ناجائز اختلاطات کا باعث ہوتے تھے، بازاروں کو ''شرالاماکن'' (سب جگہوں میں بری جگہ) قرار دیا، مردوں کے ساتھ تشبہ کرنے والی عورتوں کو مستوجب لعنت بتایا، گھر سے باہر نکلنے والی عورتوں کے متعلق فرمایا کہ ''شیطان ان کی تاک میں بیٹھتا ہے'' نامحرم مرد وعورت کا ایک کمرہ

میں تخلیہ قطعاً حرام قرار دیا، عورتوں ومردوں سب کو نیچی نظروں کا حکم دیا، اور ساتھ
میں اسلام نے مرد اور عورت دونوں کو آزادی دی اور ان کے جو حقوق تھے، اسلام
نے اسے وہ حقوق دلائے، مگر افسوس کہ آج اسلام کو ظلم وستم کا ہدف بنایا جارہا ہے۔

اسلام نے بے حیائی سے عورت کو بچا کر کامل آزادی عطا کی ہے اور ایک
مسلمان عورت مواضع زینت کو مستور کرکے اپنے کاروبار اور ضرورتوں کے لئے
نکل سکتی ہے اور ہر قسم کے تمدنی ومعاشرتی کاموں میں شریک ہوسکتی ہے، لیکن اس
کو یہ اجازت نہیں کہ وہ غیر مردوں کے ساتھ آزادانہ میل جول رکھے، صاحب
ثروت اور عفت مآب خواتین کو قطع نظر کرکے غیر مستطیع خواتین اگر نقاب وبرقع
کے ساتھ مدرسوں میں تعلیم حاصل کرنے پیادہ بھی جائیں تو اسلامی پردہ کے ہرگز
خلاف نہیں۔ جو گروہ جاہل مسلمانوں کا اس طریقہ کے خلاف ہے، وہ تعلیم وہنر کا
دشمن ہے۔ مسلمانوں کا ہر طبقہ خواہ وہ امیر ہو یا غریب، چھوٹا ہو، یا بڑا تعلیم حاصل
کرنے کیلئے ہر طرح مذہباً آزاد ہے۔ ہر مسلمان عورت کو شرعی پردہ کے ساتھ زیور
ہنر سے اپنے آپ کو ایسا مزین کرلینا فرض ہے کہ وہ بوقت ضرورت شرافت و
عصمت کے ساتھ اپنی اور اپنے بچوں کی پرورش کرسکے۔ پردہ کے ساتھ دائرہ
نسوانیت کے اندر شوہر کی ہر معاونت اور قومی بلکہ ملی خدمت بھی انجام دے سکتی
ہے۔

عزیزم مولانا غلام مصطفیٰ رضوی سلمہ القوی نے اس قومی وملی مرض کو صحیح
طور پر پہچانا اور موجودہ ذہنیت کو مدنظر رکھتے ہوئے پند ونصائح کو بڑے دلچسپ
انداز سے پیش کیا ہے، جو ہماری ماؤں اور بہنوں کیلئے مشعل راہ ثابت ہوگا۔ دو
بہنوں کا مکالمہ کتب معتبرہ ومستندہ کے حوالوں سے مرتب کرکے ایک انوکھے اور
اچھوتے انداز میں پیش کیا ہے، جو ان کے تفہیم وتسہیل کا پتہ دیتا ہے۔

عزیزم موصوف سے راقم الحروف کے بڑے گہرے مراسم ہیں، دینی،
قومی، ملی جذبات وخدمات کو دیکھ کر قلوب واذہان کے سکونت وطمانیت کا سامان
ہوتا ہے۔ مسلک اعلیٰ حضرت سے استحکام، تصلب فی السنۃ اور ملی ہمدردی دیکھ کر
بے پناہ خوشی ہوتی ہے۔ مولیٰ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو شرف قبولیت سے
نوازیں، ان کے علم عمل اور عمر میں برکتیں عطا فرمائے۔ اور اس کتاب کو ہماری
ماؤں اور بہنوں کیلئے مفید سے مفید تر بنائے۔ آمین۔ بجاہ حبیبہ الکریم ﷺ

دعاگو

خانقاہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ اور
خانقاہ رضویہ نوریہ بریلی شریف کا
ادنیٰ سوالی

مورخہ : ۲۲ر صفر المظفر ۱۴۲۵ھ
مطابق : ۱۳ر اپریل ۲۰۰۴ء

عبدالستار ہمدانی ''مصروف'' برکاتی، نوری